REGD. L. No. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "
فی پرچہ	۱/

جلد ۲	۱۰ ظہور ۱۳۲۷ھش	۴ شوال ۱۳۶۷ھ	۱۰ اگست ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۸۰

اتحادی کمیشن کی پاکستان کے کمانڈر انچیف اور دیگر اعلیٰ فوجی افسران سے طویل ملاقات

کمیشن نے آزاد کشمیر جانے کا تاحال فیصلہ نہیں کیا

کراچی ۹ اگست - اتحادی قوموں کے "ہندوستان پاکستان کمیشن" نے آج پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل ڈگلس گریسی اور سات مزید اعلیٰ فوجی افسروں سے ملاقات کی - ملاقات صبح گیارہ بجے شروع ہوئی - اور دو گھنٹے تک جاری رہی - اس ملاقات کے دوران میں حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی اور لیزان آفیسر مسٹر محمد ایوب بھی موجود تھے - اقوام متحدہ کے ریڈیو سے کل یہ خبر نشر ہوئی تھی کہ اتحادی کمیشن کی ایک ہراول پارٹی آج آزاد کشمیر روانہ ہوگی - یہاں سرکاری طور پر اس خبر کی کوئی تصدیق نہیں ہو سکی - اس سے قبل یہ خبر بھی آ چکی ہے کہ حکومت آزاد کشمیر نے کمیشن کو آزاد علاقے میں آنے کی دعوت دی ہے اس سلسلہ میں بھی کمیشن نے تاحال کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے

حیدر آباد کے ایجنٹ جنرل کا بیان

کراچی ۹ اگست پاکستان میں حکومت نظام کے ایجنٹ جنرل مسٹر مشتاق احمد نے کہا ہے کہ حضور نظام لوگوں کی مرضی کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے - حکومت نظام کو صرف باعزت سمجھوتہ ہی قابل قبول ہوگا -

اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی میں پنڈت نہرو ہندوستان کی خود نمائندگی کرینگے

جنرل اسمبلی حیدر آباد کے مسئلہ پر بھی غور کریگی؟

نئی دہلی ۹ اگست - ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل کانگریس کی ایک میٹنگ میں کشمیر و حیدر آباد کے معاملات اور بین الاقوامی تعلقات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا - حکومت ہند حیدر آباد کے معاملے میں ہر ضروری کارروائی کر رہی ہے نیز بتایا کہ لندن میں منعقد ہونے والی دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس اور اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی میں میں خود شریک ہونگا - یاد رہے اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ماہ ستمبر میں پیرس میں منعقد ہوگا - جس میں اتحادی کمیشن کی رپورٹ کی روشنی میں مسئلہ کشمیر پر بھی غور و خوض کیا جائے گا - اور کوئی عجب نہیں کہ اس وقت تک حیدر آباد کا مسئلہ بھی جس کا تاحال کوئی حل برآمد نہیں ہوا ہے سلامتی کونسل میں پیش ہو کر جنرل اسمبلی کے اجلاس میں زیر بحث آئے

حیدر آباد کے معاملہ پر غور کرنے کیلئے عرب لیگ کا ایک خاص اجلاس طلب کیا جا رہا ہے

پنڈت نہرو کے نام عرب لیڈروں کے احتجاجی تار

قاہرہ ۹ اگست - معلوم ہوا ہے کہ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا حیدر آباد کے مسئلہ پر غور کرنے کیلئے عرب لیگ کا ایک خاص اجلاس طلب کر رہے ہیں - قاہرہ کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ عرب لیگ کی طرف سے حیدر آباد کا معاملہ جلد سے جلد جمعیت اقوام میں پیش کر دیا جائیگا - اخوان المسلمین کے صدر شیخ حسن البنا اور دو مزید عرب لیڈروں نے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کو تار بھیجے ہیں جنہیں زور دیا ہے کہ ہندوستان حیدر آباد کے خلاف جارحانہ ارادے ترک کر دے اور نظام دکن سے پر امن طریق پر سمجھوتہ کرے پچھلے دنوں حکومت نظام نے اعراب فلسطین کی امداد کیلئے دس لاکھ روپے دئے تھے جس پر حکومت ہند نے احتجاج کیا تھا - عرب حلقے ہندوستان کے اس رویہ پر سخت ناراض ہیں - اور ہندوستانی سفیر مقیم قاہرہ کو احتجاجی خطوط لکھ رہے ہیں -

سوئٹزرلینڈ میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام عید الفطر کی تقریب

زیورک (سوئٹزرلینڈ) ۹ اگست مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی-اے مبلغ اسلام بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ آج جماعت احمدیہ زیورک کے زیر اہتمام اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید الفطر کی مبارک تقریب ادا کی گئی - جس میں مصر اور ٹرکی اور سوئٹزرلینڈ کے مسلمانوں نے شرکت کی -

فلسطین کے عرب مہاجرین میں ٹائیفائڈ کی وبا

یروشلم ۹ اگست - فلسطین کے عرب مہاجرین میں ٹائیفائڈ (میعادی بخار) پھیل گیا ہے*

سیدنا حضرت امیر المومنین کی صحت کے متعلق اطلاع

از مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب

کوئٹہ ۵ اگست (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دو دن سے پیچش کی شکایت ہے - اور منہ میں چھالے بھی ہو گئے ہیں - پرسوں اور کل زیادہ شکایت تھی - آج نسبتاً کم ہے - احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں - باوجود ناسازی طبع کے حضور باقاعدہ درس دیتے رہے ہیں - آجکل سورہ کوثر کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرما رہے ہیں -

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی خیریت سے ہیں - کل سے کچھ نزلہ کی شکایت ہے -

ڈچ زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنیوالی خاتون کا قبول اسلام

زندہ مذہب کی زندہ کتاب قرآن مجید کا زندہ معجزہ

ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے شاندار نتائج

ہیگ ۹ اگست - مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ مشن بذریعہ ہوائی ڈاک اطلاع دیتے ہیں کہ ہالینڈ کی معزز خاتون مسز زمرمان، خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت حضرت امام جماعت احمدیہ کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئی ہیں - مسز زمرمان کا مشرف باسلام ہونا قرآن مجید کا ایک زندہ معجزہ ہے - انہیں حضرت امام جماعت احمدیہ کی زیر ہدایت ڈچ زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی - جس کی وجہ سے انہیں کلام پاک کے مضامین اور مطالب پر غور کرنے کا موقعہ ملا - اور قرآنی صداقتیں ان کے دل میں گھر کرتی چلی گئیں بالآخر انہوں نے بیعت کر کے اپنے قبول اسلام کا اعلان فرما دیا -

پاکستان کے ڈاک کے مستقل نئے ٹکٹ

لاہور ۹ اگست - پاکستان کے ڈاک کے مستقل نئے ٹکٹ ۱۴ اگست ۱۹۴۸ء سے فروخت ہونے شروع ہو جائینگے، جب پاکستان کی پہلی سالگرہ منائی جائیگی ایک پیسے، دو پیسے اور تین پیسے والے ٹکٹ بالترتیب گہرے بادامی گہرے ارغوانی اور سبز رنگ کے ہونگے - ان میں میزان عدل بنی ہوگی - یہ نشان لال قلعہ دہلی کے ایوان عام کی دیوار پر بنا ہوا ہے - ایک آنہ ۱½ آنہ اور ۲ آنہ کے ٹکٹ بالترتیب نیلے گہرے سبز اور سرخ رنگ کے ہیں - جن میں چاند اور ستارے کا اسلامی نشان بنا ہوا ہے - ۲½ آنہ ۳½ آنہ اور ۴ آنہ کے ٹکٹ بالترتیب ہلکے سبز - نیلے اور زیتونی رنگ کے ہیں - اور ان میں لینڈز ڈاؤن کی تصویر دی گئی ہے جو پاکستان میں انجینئرنگ کے عظیم ترین کارناموں میں سے ہے اور جس پر سندھ کی خوشحالی کا دارومدار ہے -

۶ آنہ - ۸ آنہ اور ۱۲ آنہ کے ٹکٹوں میں کراچی پورٹ ٹرسٹ بلڈنگ کی تصویر دی گئی ہے - اور ان کا رنگ بالترتیب گہرا نیلا - گہرا خاکستری اور خشتی ہے - ایک روپیہ - ۲ روپیہ اور ۵ روپیہ کے ٹکٹ نیلے - سفید [illegible] اور سرخ رنگ کے ہیں - جن میں ڈھاکہ یونیورسٹی کے "سلیم اللہ ہوسٹل" کی تصویر دی گئی ہے - ۱۰ روپیہ - ۱۵ روپیہ اور ۲۵ روپیہ کے ٹکٹوں میں درہ خیبر کی تصویر دی گئی ہے ۳ آنہ اور ۱۰ آنہ کے ہوائی ڈاک کے ٹکٹ سبز اور سرخ ہیں - جن میں ایمپلائنٹ کے نظم و نسق کی عمارت کی تصویر دی گئی ہے -

*ڈاکٹروں کا [illegible] ہے کہ اگر جلدی ہی روک تھام کی کوشش نہ کی گئی تو دس فیصدی مہاجرین فوراً ہلاک ہو جائیں گے نیز ہیضہ اور ٹی بی سے پھیلنے کا خطرہ بھی بڑھ جائیگا - اور چونکہ یہ مہاجرین عرب ریاستوں میں جا رہے ہیں اسلئے اندیشہ ہے کہ بیماری وہاں کے علاقوں میں پھیل نہ جائے -

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے - ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایک درویش کی خطرناک بیماری اور شافی مطلق کی معجز نمائی

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش دارالمسیح قادیان

حسن محمد صاحب مستقل خادم چند روز قبل شدید قسم کے ہیضہ میں گرفتار ہوئے تھے۔ اس وقت بھی ان کی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ صحت یاب ہوئے اب ۵ اور ۶ جولائی کی درمیانی رات کو بوقت نصف شب وہ درد قولنج میں گرفتار ہوئے پہلے وہ اور ان کے ساتھی تکلیف کو معمولی سمجھ کر اپنے طور پر علاج کرتے رہے لیکن جب درد حد سے تجاوز کر گیا اور دامن صبر چھٹنے لگا تو مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کو تین بجے رات اطلاع دی گئی۔ آپ نے انہیں بہشتی مقبرہ کے جنوب مشرقی حصہ سے احمدیہ شفاخانہ جو بورڈنگ والی عمارت میں ہے منگوا لیا اور اپنا کام شروع کیا۔ جتنی دعائیں یاد تھیں وہ بھی پڑھتے گئے اور جتنی دوائیں یاد تھیں وہ بھی استعمال کرتے گئے لیکن دوا حلق سے نیچے جاتے ہی معدے کے تمام پانی سمیت باہر آ جاتی۔ ساتھ ساتھ انیما بھی جاری رکھا گیا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ آخر صبح ۷ بجے تھک ہار کر آپ نے مریض کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کے مشرقی حصہ میں منتقل کیا اور تازہ دم ہو کر پھر کوشش شروع کی۔ ۱۰ بجے تک ۶ دفعہ انیما کیا۔ جتنی قیمتی ادویہ اور ٹیکے موجود تھے۔ سب استعمال کئے گئے۔ بعض اور ادویہ بھی درکار تھیں۔ لیکن بازار سے دستیاب نہ ہوئیں آخر آپ نے مکرم و محترم امیر صاحب کی خدمت میں اطلاع بھیجی کہ مریض کا واحد علاج صرف اور صرف پیٹ کا اپریشن ہے اور اپریشن قادیان کیا بٹالہ میں بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ نزدیک ترین اور موزوں ترین جگہ امرتسر تھی۔ درد کا یہ عالم تھا کہ اس کی چیخیں سن کر دل دہل رہے تھے۔ اسے ٹھنڈے پسینے آ کر کئی بار غشی ہوئی نبض کئی بار چلتی پڑی پھر سنبھلی۔ ۱۰½ بجے ڈاکٹر مان سنگھ صاحب انچارج نور ہسپتال کو بلوایا گیا۔ لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ قریباً گیارہ بجے شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نے سردار ترلوک سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو فون پر مریض کی حالت بتائی اور بتایا کہ ڈاکٹری رائے ہے کہ اس کا فوری طور پر اپریشن کروایا جائے جو قادیان میں نہیں ہو سکتا۔ سردار صاحب نے کہا کہ آپ مریض کو بٹالہ کے ہسپتال میں داخل کروا دیں۔ عاجز صاحب نے کہا کہ ہم تو اپنے محدود علاقہ سے باہر نہیں جا سکتے۔ مریض کو خود بٹالہ تک کیسے لے جا سکتے ہیں۔ آپ بٹالہ تک ہی مریض کے پہنچانے کا انتظام فرمائیں تاکہ اس کی جان بچ سکے۔ عاجز صاحب نے کہا کہ مقامی پولیس کو آپ حکم دے دیں کہ ہماری مدد کریں۔ سردار صاحب نے کہا کہ میری طرف سے کہہ کر دو سپاہی بٹالہ تک لے جانے کے لئے حاصل کر لیں۔ ہزارہ سنگھ صاحب منشی چوکی سے کہا گیا۔ لیکن وہ معذور تھے پنڈت نہرو کی آمد کی وجہ سے تمام سپاہی گورداسپور گئے ہوئے تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا گیا۔ حضرت میاں صاحب نے ایک طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں کوئٹہ دعا کے لئے تار دیا اور دوسری طرف مریض کے گھر جہلم تار بھیجا۔ مسجد مبارک میں پونے دو بجے مکرم امیر صاحب نے نماز ظہر پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے پُر درد لہجہ میں بتایا کہ آپ کے درویش بھائی پر صحت یابی کے ظاہری اسباب کے دروازے تو بند ہو چکے ہیں۔ اب صرف ایک دروازہ اللہ تعالیٰ کا کھلا ہے۔ اپنے بھائی کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں یہ کہتے وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے جس سے حاضرین کے دل اور بھی پسیج ہو گئے اور ان کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے۔ نماز کے پہلے ہی سجدہ میں آہ و بکا شروع ہو گئی۔ بیکسوں کے والی اور لاچاروں کے چارہ ساز اور سب قدرتوں کے مالک کا دل بھی اس گریہ وزاری سے پسیج گیا۔ اور اس کی رحمت جوش میں آئی۔ نماز کے بعد ڈاکٹر صاحب فوراً مریض کے پاس پہنچے تو اسے سوتے پایا یقین ہوا کہ رحمت الٰہی کا نزول شروع ہو چکا ہے گو اس دفعہ بھی کوشش ناکام رہی۔ لیکن اب مریض خوب جی بھر بھر کر ٹھنڈا پانی اور دودھ وغیرہ پینے لگا۔ اور درد خفیف سا رہ گیا۔ عصر کے بعد نواں انیما خالی گیا۔ لیکن امید بندھ گئی اور دسویں انیمہ سے کچھ گند خارج ہوا اور گیارھویں نے مریض کو خطرہ سے باہر کر دیا۔ اب ادویہ ہضم ہونے لگیں اور اثر دکھانے لگیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شام کو تھانیدار ہزارہ سنگھ صاحب قادیان واپس آئے اور انہوں نے کہا کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے مجھے ہدایت دی ہے کہ مریض کو دو سپاہیوں کے ہمراہ بٹالہ بھجوا دوں۔ وہاں سے ایس پی صاحب ایک گارد کے ہمراہ مریض کو ایس پی صاحب امرتسر کے پاس بھجوا دیں گے۔ لیکن اس وقت مریض کو صحت ہو چکی تھی۔ اس لئے ضرورت باقی نہ رہی تھی۔ لیکن ہم ایس پی صاحب کی توجہ فرمائی کے ممنون ہیں اور آپ اس سے زیادہ موجودہ حالات میں کچھ کر بھی نہ سکتے تھے۔

اپنے درویش بھائی کی حالت نازک ہونے پر جب کہ اس کے جان بر ہونے کا وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ تمام درویشوں کو جو اضطراب اور غم و اندوہ ہوا اس کا اظہار ممکن نہیں۔ یوں تصور کر لیں کہ کسی بڈھے باپ کو اپنے اکلوتے بیٹے کی غیر ملک میں شدید بیمار ہونے کی خبر ملے تو اس کی کیا حالت ہو گی ہر جگہ ایک دوسرے سے اس کا ذکر کرتے تھے اور بے بسی پر غم کے آنسو روتے تھے۔ بھائی کی صحت یابی کی جو خوشی بے انتہا سب کو ہوئی۔ اس کا اندازہ غم کے اندازہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ فالحمد للہ حمداً کثیراً۔ بالآخر باادب جماعت سے درخواست ہے کہ تمام درویشوں کی روحانی بہتری اور خیریت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

ملازمت کا نادر موقع

مشرقی افریقہ میں گورنمنٹ سکولوں میں ٹرینڈ گریجویٹ B.A.S.A.V یا B.A.B.T اساتذہ کی ضرورت ہے۔ درخواستیں ایک مقررہ فارم پر دینی ہوں گی۔ یہ فارم دفتر نظارت امور خارجہ سے مل سکتا ہے۔ خواہشمند احباب فارم منگوا کر معہ نقول سندات مندرجہ ذیل پتہ پر بصیغہ رجسٹری ڈاک بھجوا دیں۔ جن احباب کی درخواستیں منظور ہو نگیں۔ انہیں پرمٹ اور کرایہ سب کچھ ملیگا۔ پتہ ہوی آنریبل ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کینیا کالونی۔ نیروبی (ایسٹ افریقہ)

(ناظر امور عامہ)

مولوی محمد صدیق صاحب فاضل کی تشویشناک علالت

مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری امیر و مشنری انچارج سیرالیون مشن عرصہ دو تین ماہ سے درد گردہ کی وجہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اب ایک ماہ سے یہاں فری ٹاؤن ہسپتال میں کئی یورپین تجربہ کار ڈاکٹر صاحبان کے زیر علاج ہیں۔ ایکسرے بھی کرایا گیا۔ لیکن افاقہ کی کوئی صورت نہیں ہوئی۔ آخر ڈاکٹروں نے مایوس ہو کر کہدیا ہے کہ یہاں ہم علاج نہیں کر سکتے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

احقر محمد ابراہیم خلیل انچارج مشنری فری ٹاؤن مشن (سیرالیون)

درخواست دعا

حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ایک عرصہ سے بعارضہ فالج علیل ہیں۔ پشاور سے آمدہ آپ کے تازہ خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے چند دنوں سے جونیا علاج شروع کیا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی قدر فائدہ معلوم ہوتا ہے احباب آپکی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے التزاماً دعا فرمائیں۔

قادیان کی یاد میں

(از محترمہ مطلوبہ خاتون صاحبہ شاکرہ)

دل میرا مغموم ہے اے قادیاں تیرے بغیر
نیم بسمل کی طرح ہوں نیم جاں تیرے بغیر

دل میں تیری یاد نے برپا کیا ہے ایک حشر
ہر خوشی دل پہ ہے اک رنج گراں تیرے بغیر

تیری فرقت میں مری جاں اسقدر غمناک ہے
ساری خوشیاں مٹ گئیں ہیں میری جاں تیرے بغیر

قادیاں کی پاک بستی میں مگن تھا دل مرا
اب تو دل گھبرا گیا ہے مہرباں تیرے بغیر

دیدہ و دل دید سے تیری منوّر تھے مگر
اب مجھے تاریک ہے سارا جہاں تیرے بغیر

چھوٹنا تیرا ہے کیا سارا زمانہ چھٹ گیا
پھر رہے ہیں ہو وطن بے خانماں تیرے بغیر

شاکرہ شکر خدا ہر حال میں واجب تو ہے
پر زبانِ شکر بھی ہے بے زباں تیرے بغیر

روزنامہ الفضل
۱۰ اگست ۱۹۴۸ء

حکومت ہند کا پاکستان کو احتجاجی نوٹ

حکومت انڈین یونین نے ایک تازہ نوٹ بطور احتجاج حکومت پاکستان کو بھیجا ہے۔ جس میں اس رپورٹ کے متعلق بحث کی گئی ہے - جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے کشمیر کمیشن کے سامنے اعتراف کر لیا ہے۔ کہ پاکستانی فوجیں کشمیر کی لڑائی میں حصہ لے رہی ہیں۔ یاد رہے کہ حکومت پاکستان نے اس رپورٹ کی تردید کر دی ہے۔

اس نوٹ میں انڈین یونین نے پاکستان کو یہ دھمکی دی ہے۔ کہ اگر یہ اعتراف صحیح ہے۔ تو دونوں مستعمرات کے تعلقات میں تبدیلیاں لازمی ہیں۔ اور جو معاہدات اشیاء کے تبادلہ کے متعلق دونوں کے درمیان طے پائے ہیں۔ انڈین یونین ان کی تکمیل نہیں کرے گی۔ وہ پاکستانی مال کے بغیر گزارہ کر لے گی۔ اور پاکستان کو اپنا مال نہیں دے گی۔ کیونکہ اسے یقین ہے۔ کہ یہ مال کشمیر کی لڑائی میں اس کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔

آخر میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اگر "جنگ بند" کا حکم نہ دیا گیا۔ تو ممکن ہے یہ معاملہ طول کھینچ جائے۔ اور دونوں ملکوں کے تعلقات ناقابل اصلاح حد تک خراب ہو جائیں۔ اور دونوں کے درمیان حقیقی جنگ شروع ہو جائے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انڈین یونین کشمیر میں سخت نقصان اٹھا رہی ہے۔ اور چاہتی ہے۔ کہ جلد از جلد جنگ کے بند کرنے کا حکم ہو جائے ہم جنگ جاری رکھنے کے سخت خلاف ہیں لیکن پاکستان کو چاہیئے کہ جب تک انڈین حکومت کشمیر سے اپنی فوجیں نکال لینے کے لئے تیار نہ ہو۔ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائے۔ جس سے آزاد کشمیر حکومت کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہو۔

شاہی مسجد میں حادثہ

ہماری بدنظمی کا نہائت افسوسناک مظاہرہ ہے کہ عید کی نماز کے بعد بڑے دروازے سے گزرتے وقت ۳۰ انسانی جانیں ہجوم کے پاؤں میں کچل کر ضائع ہو گئیں۔ افسوس ہے کہ ہم نے ابھی تک زمین پر آرام سے چلنا بھی نہیں سیکھا۔ اور صبر و تحمل سے کام لینا بھی ہمیں نہیں آیا۔ ایسے موقعہ پر ضروری تھا کہ شہر کی جماعتیں رضاکاروں کے ذریعہ پولیس سے پہلے انتظام کرتیں۔ اور اپنے فرائض ایسی ہوشیاری سے سرانجام دیتیں۔ کہ اس طرح قیمتی جانوں کا نقصان نہ ہوتا۔

ہمیں اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور یہ کارپوریشن اور پولیس کا فرض ہے۔ کہ وہ پرائیویٹ تنظیموں سے مل کر ایسے بڑے بڑے موقعوں پر گزرگاہوں کا انتظام کرے۔ تاکہ آئندہ ایسے افسوسناک حادثے رونما نہ ہوں۔

کتنی دردناک بات ہے کہ عید کے دن اتنے مسلمان ایک ذرا سی بے احتیاطی کی وجہ سے جاں بحق ہو جائیں۔ اگر نماز کے بعد اتنی بے صبری سے کام نہ لیا جاتا۔ اور اخراج میں کسی ترتیب کو مدنظر رکھا جاتا۔ تو زیادہ سے زیادہ آدھ یا ایک گھنٹہ صرف ہوتا۔ آخر نماز کے بعد اتنی جلدی کی ضرورت ہی کیا تھی۔

آئندہ کے لئے ہمارا خیال ہے۔ کہ یا تو مسجد کی بجائے نماز عید کھلے میدان میں پڑھی جایا کرے اور یا پھر اگر شاہی مسجد ہی میں پڑھنا ضروری ہے تو چاہیئے کہ حکومت مسجد کے صحن کے مشرقی اور جنوبی حصہ کو کھلا بنا دے۔ اور سیڑھیاں تعمیر کر دے تاکہ ایسے ہجوم کے موقعوں پر صرف دروازہ ہی نکلنے کے لئے استعمال نہ ہو۔ بلکہ لوگ صحن سے ہی نکل جائیں۔ کم از کم مشرقی جانب کو سیڑھیاں ضرور بن جانی چاہئیں۔

ڈھاکہ میں امن و آشتی کا جلوس

مشرقی پاکستان میں باوجود کچھ ہندوؤں کے وہاں سے چلے آنے کے ابھی ان کی آبادی شہر و دیہات میں بکثرت ہے۔ اور سٹیٹسمین کے ایک نامہ نگار کے بیان کے مطابق ہندو وہاں نہائت امن اور چین سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خاص کر دیہات میں کسی قسم کی کوئی بے چینی کے آثار نہیں پائے جاتے۔ اور لوگ بڑے مطمئن نظر آتے ہیں۔

عید کے روز ڈھاکہ میں امن و آشتی کا جو جلوس نکالا گیا ہے۔ اور جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل ہوئے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کے مسلمان کس قدر امن اور آشتی کے خواہشمند ہیں۔ یہ ایک نہائت اچھی مثال ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ ایسے جلوس پاکستان اور انڈین یونین میں عام طور پر نکالے جائیں۔ تاکہ دونوں ملکوں کی اقلیتوں کو اپنی جان و مال کی حفاظت اور سلامتی کا یقین زیادہ سے زیادہ ہوتا چلا جائے اور اس براعظم میں پھر لوگ اطمینان کی سانس لینے لگیں۔ اور تعلقات میں جو تلخی پیدا ہو گئی ہے وہ مٹ جائے۔

ہمیں امید ہے کہ مشرقی پاکستان کی اس نیک مثال سے انڈین یونین بھی سبق حاصل کریگی۔ اور اقلیتوں کے لئے امن و امان کی ضمانت کا ثبوت دیگی۔

حیدر آباد

ریاست حیدر آباد اور انڈین یونین کے تعلقات کے متعلق ان دنوں مرزا اسمٰعیل صاحب کے منظر عام پر آنے سے چہ میگوئیاں کا ایک نیا باب کھل گیا ہے۔

انڈین ریڈیو اور اس کے محکمہ اطلاعات سے جو خبریں نکلتی ہیں - ان میں یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ مرزا اسمٰعیل صاحب کو نظام نے مقرر کیا ہے۔ کہ وہ ۱۵ جون کے ڈرافٹ کے مطابق فیصلہ کرا دے۔ اور انڈین یونین کے ارباب حل و عقد نہیں مانتے۔ پھر کئی ایک بڑے بڑے حیدر آبادی افسروں اور وزرا کے استعفے داخل کرنے کی بھی خبریں اسی منبع سے مل رہی ہیں۔

لیکن حیدر آباد سے جو خبریں تازہ ترین وارد ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نظام نے مرزا اسمٰعیل کو فیصلہ کرانے کے لئے مقرر ہی نہیں کیا تھا۔

جہاں تک ہم ان دل و دماغ پراگندہ کرنے والی خبروں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان خبروں کو شائع کرنے سے انڈین یونین کی یہ غرض ہے کہ وہ دنیا پر اپنے حیدر آبادی مسئلہ کے متعلق اپنے موقف کی کمزوریوں پر پردہ ڈالے اور یہ ثابت کرے کہ خود نظام بھی اس کے موقف کو بہت حد تک جائز اور مبنی بر انصاف سمجھتا ہے۔ اور اس کے مطالبہ کو اب بعد غور پورا کرنے کے لئے تیار ہے۔ مرزا اسمٰعیل کا جو تعلق انڈین یونین سے ہے وہ اتنا واضح ہے کہ جس سے ہمارے نتیجہ کی کچھ نہ کچھ تائید ہوتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نظام نے نہیں بلکہ سردار پٹیل یا پنڈت نہرو نے انہیں اس کام پر لگایا تھا۔ اور پھر اسکو ایسا رنگ عمداً دیا گیا۔ کہ گویا نظام ۱۷ جون کے فیصلہ کا اب بڑا حامی ہے۔ اور انڈین یونین غیر مشروط الحاق پر اڑ گئی ہے۔

دیکھیں حالات کیا کروٹ لیتے ہیں۔

تکلف بر طرف

"الفضل" نے "تسنیم" کو دو ایسی واضح اخلاقی شکستیں دی ہیں۔ جن کا چار و ناچار تسنیم کو خود بھی اعتراف کرنا پڑا ہے۔ پہلی شکست تو اس کارٹونی نقشہ کے متعلق ہے۔ جو افتتاحی نمبر میں شائع کیا گیا تھا اور جس میں "امت قادیان" کو دشمنان اسلام کے زمرہ میں دکھانے کی کوشش کی گئی تھی لیکن حکمت الٰہی سے اس میں کچھ ایسا تصرف ہوا کہ "امت قادیان" تو مدینہ منورہ کے ساتھ اور دوسرے برعکس نہند نام زنگی کافور) اسلامی جماعت اور اس کے دوست مخالفین مدینہ منورہ ثابت ہو گئے۔ اس کھلی شکست کا اعتراف ناگزیر تھا۔ چنانچہ یہ کارٹونی نقشہ کو ترمیم کے ساتھ دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔

یہ ایک الٰہی تصرف تھا۔ اور اگر "تسنیم" والوں کے دلوں پر خشیۃ اللہ کا کوئی اثر ہوتا۔ تو اس سے عبرت حاصل کرتے۔ مگر نہیں ایسے ہی ضدی لوگوں کے لئے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

فی قلوبھم مرض فزادھم اللّٰہ مرضا ۔۔۔ ویمدھم فی طغیانھم یعمھون۔

ضروری تھا کہ اللہ تعالےٰ کے کلام کا آخری حصہ یعمھون بھی پورا ہوتا۔ چنانچہ "کوثر" میں جواب نیا نقشہ دیا گیا ہے۔ اس میں پھر الٰہی تصرف سے ایک اور حالانکہ بڑی چوک ہو گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اسمبلی کے مقام سے مدینہ منورہ یا مکمل اسلامی نظام کو جانے والی سڑک ہی نقشہ سے اڑ گئی ہے۔ جس سے از روئے نقشہ نام نہاد اسلامی جماعت اور اس کے دوستوں کی اصل غرض سے خود بخود اسلامیت کا پردہ اٹھ گیا ہے۔ اور آپ عریاں ہو کر رہ گئے ہیں۔

یعنی یہ واضح ہو گیا ہے کہ تسنیم والوں اور ان کے دوستوں کی اصل غرض صرف اسمبلی کو پریشان کرنا اور پاکستان کو تباہ کرنا ہے۔ اور اسلامیت کا بہروپ محض بہروپ ہے۔ مدینہ منورہ کیطرف کوئی راہ نہیں۔ پاکستان کی حفاظت کے لئے الفضل نے ان دشمنان پاکستان پر جو بمباری کی ہے اس سے آپ اتنے بوکھلا گئے ہیں۔ کہ صریح گالیوں پر اتر آئے ہیں۔ یہ دوسری اخلاقی اور فاش شکست ہے۔ جو الفضل نے ان کو دی ہے۔ اور جس کا اعتراف انہیں کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ تسنیم کی اشاعت ۷ اگست میں "تکلف بر طرف" کے زیر عنوان کالم نگار رقمطراز ہیں۔

> "گزشتہ اشاعت کے بہرہ تکلف برطرف میں کچھ ضرورت سے زیادہ بے تکلفی ہو گئی الفضل نے تسنیم کے نقشہ جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے کچھ ایسے حسن اخلاق کا مظاہرہ کیا تھا۔ کہ راہوار قلم ذرا تیز ہو گیا اور اس کے لئے الفضلہ کا لفظ لکھا گیا۔ ہمیں اس لغزش قلم پر افسوس ہے ہمیں الفضل کے معیار اخلاق کی تقلید منظور نہیں"۔ (تسنیم ۷ اگست)

یہ کھلا کھلا اعتراف شکست ہے۔ لیکن اسمبلی کی

جاعلی سیاسی حکمت عملی کو کام میں لاتے ہوئے اپنی شکست کی وجہ الفضل کا "معیار اخلاق" ظاہر کی گئی ہے۔ حالانکہ الفضل کے ان کے اپنے مزعومہ "معیار اخلاق" کی ایک بھی مثال پیش نہیں کی جا سکی۔ اور نہ کی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے ہم ثالثی کے لئے بھی تیار ہیں۔ باقی آپ نے جو آخر میں یہ رقم فرمایا ہے۔ کہ ہمیں الفضل کے معیار اخلاق کی تقلید منظور نہیں"۔ تو اس کے لئے عرض ہے کہ آپ سے الفضل کے معیار اخلاق کی تقلید ہے بھی ناممکن اس لئے کہ آپ کی تمام عمر تو سب و شتم طعن و تشنیع طنز و تمسخر میں گزری ہے۔ اب آپ اپنی فطرت ثانیہ کو بدل بھی کیسے سکتے ہیں۔ خواہ آپ اس کا نام اپنی خوش ذوقی ہی کیوں نہ رکھیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے متعلق یہ خوش ذوقیاں ایسی ہی ہیں جیسی کہ

بازی بازی باریش بابا ہم بازی

اس بات کا بدیہہ ثبوت کہ سب و شتم وغیرہ آپ لوگوں کی فطرت ثانیہ ہو چکی ہے تسنیم کی اسی اشاعت میں موجود ہے۔ جس میں الفضل کے خلاف اپنی تشنیع بے تکلفی پر اظہار افسوس فرمایا گیا ہے۔ ملاحظہ ہوں اپنے فوجی نامہ نگار کی تازہ ڈائری کے مندرجہ ذیل الفاظ

"ایک تو یہ کہ یہ ہوائی جہاز دلائل کے گولوں کی جگہ لایعنیات اور کج بحثی کے خلاف قانون گولوں کو بھی علی الاعلان استعمال کرتے ہیں"۔

یہ "حسن اخلاق" اسلئے ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ہم نے لکھا تھا کہ مودودی صاحب کا نظریہ جہاد آپ کے فتوے جہاد کشمیر کے متضاد ہے۔ اور اس کا ثبوت ہم نے قرآن کریم سے دیا تھا اور کہا تھا کہ ہمارے الزام کی تردید کرنے کی بجائے "تسنیم" نے احراری نعرہ بازی اور اشتعال انگیزی کا طریق اختیار کیا ہے۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا اگر تسنیم والے دلائل کے استے ہی پابند اور خواہشمند ہیں۔ تو آپ ہی ہمارے مندرجہ ذیل چھوٹے سے سوال کا جواب بادلائل عطا فرمائیں

سوال

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے کہ لست علیھم بمصیطر یعنی تم ان پر داروغہ یا خدائی فوجدار نہیں۔ اور پھر آپ کو بار بار قرآن کریم میں بشیر کا خطاب دیا گیا لیکن مودودی صاحب اسکے بین متضاد اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں اسلامی جماعت کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ یہ واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہوتی۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے

کیا مودودی صاحب کی تعلیم قرآن کریم کی تعلیم سے متضاد نہیں ہے؟ اس کا مدلل جواب عطا فرمایا جاوے۔ اس سے دنیا کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کون لایعنیات اور کج بحثی کرتا اور نعرہ بازی اور اشتعال انگیزی کی آڑ لیتا ہے۔ اور کون بادلائل گفتگو کرنے کا متمنی ہے۔

یہ سوال بطور نمونہ کے ہے۔ ورنہ ہم نے ان کالموں میں بارہا مودودی صاحب پر کھلم کھلا الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے اپنا فسطائی نظریہ اسلام ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کی آیات کے ٹکڑے سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے کلام اللہ میں تحریف کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اگر ان ٹکڑوں کو اپنے ماحول میں رکھا جائے۔ تو مودودی صاحب کے نظریہ کی تردید ہوتی ہے نہ کہ تائید

صاحب کوثر و تسنیم نے ان اصولی باتوں کو تو ابھی چھوا تک نہیں۔ اس کی بجائے ہمیشہ احمدیت کے خلاف عوام کو اشتعال دلانے اور ان کے دلوں میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کے لئے نعرہ بازی فقرہ طرازی اور استہزاء کا احراری انداز ہی اختیار کیا ہے۔ اور ہمیشہ لیصدون عن سبیل اللہ کا فرض ہی سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اور احمدیت سے خدا کی بادشاہت کا تصور اڑا کر اسکو خالص محدود دنیاوی فسطائی رنگ دے دیا ہے۔ اور دین کے پنساری بن کر غرور و تبختر کی ہواؤں میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور بجائے اعلائے کلمۃ اللہ اور تبلیغ اسلام کے پاکستان کی قیادت کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ جس کو وجود میں نہ آنے دینے کے لئے آپ ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے ہیں۔ اور اب دوسروں کے مارے ہوئے شکار پر دندان طمع دراز کر رہے ہیں۔

مکرم جناب مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ جرمنی جا رہے ہیں

ہیگ ۹ راگست جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ مشن اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم جناب مولوی غلام احمد صاحب بشیر مرکز کی ہدایت کے ماتحت تبلیغ اسلام کے سلسلے میں پندرہ یوم کے لئے ہالینڈ سے جرمنی تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔

G. A. Bashir c/o
Mr. K. A. Kuhne
Grassflattheck
Drift 41, Hamburgh
Germany.

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا

عید کے موقعہ پر درویشان قادیان کے نام مبارکباد کا پیغام

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبارکباد کا مندرجہ ذیل پیغام کوئٹہ سے عید الفطر کی تقریب پر ارسال فرمایا ہے۔ ہمارے آقا و مطاع کا ہم عاجز خدام کو باوجود ہماری بہت سی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے اس رنگ میں عید کے موقعہ پر یاد فرمانا اور مبارکباد دینا ہمارے لئے کس قدر خوشی اور فخر کا موجب ہے۔

میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ بہت جلد ہمارے پیارے آقا (فداہ نفوسنا) کو جن کی فرقت ہر لحظہ ہمیں بے چین کر رہی ہے۔ تخت گاہ رسول میں واپس لائے۔ اور سب قدوسیوں کو حضور کے قدموں میں جمع کرے۔ تاکہ عید کی حقیقی خوشی ہمیں حاصل ہو۔ اور ہم سب اہل قادیان اس مقدس بستی میں اکٹھے ہو کر حضور کی خدمت میں محبت کا تحفہ اور عقیدت کے پھول پیش کر سکیں آمین

تار کے الفاظ

"مولوی عبدالرحمن صاحب (امیر جماعت) دار المسیح قادیان

آپ سب کو عید مبارک ہو خدا تعالیٰ آپ دوستوں کے قادیان میں قیام کو بابرکت اور احمدیت کی ترقی کے رستے کھولنے والا بنائے۔

(حضرت) خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ)

عابد

زاہد کی عمر گزری تمنائے حور میں
واعظ کی ہے نگاہ شراب طہور میں
ہم مانتے ہیں عابد مخلص ترا اسے
تیرے لئے جو آیا ہو تیرے حضور میں

حسن رہتاسی

نقد و نظر
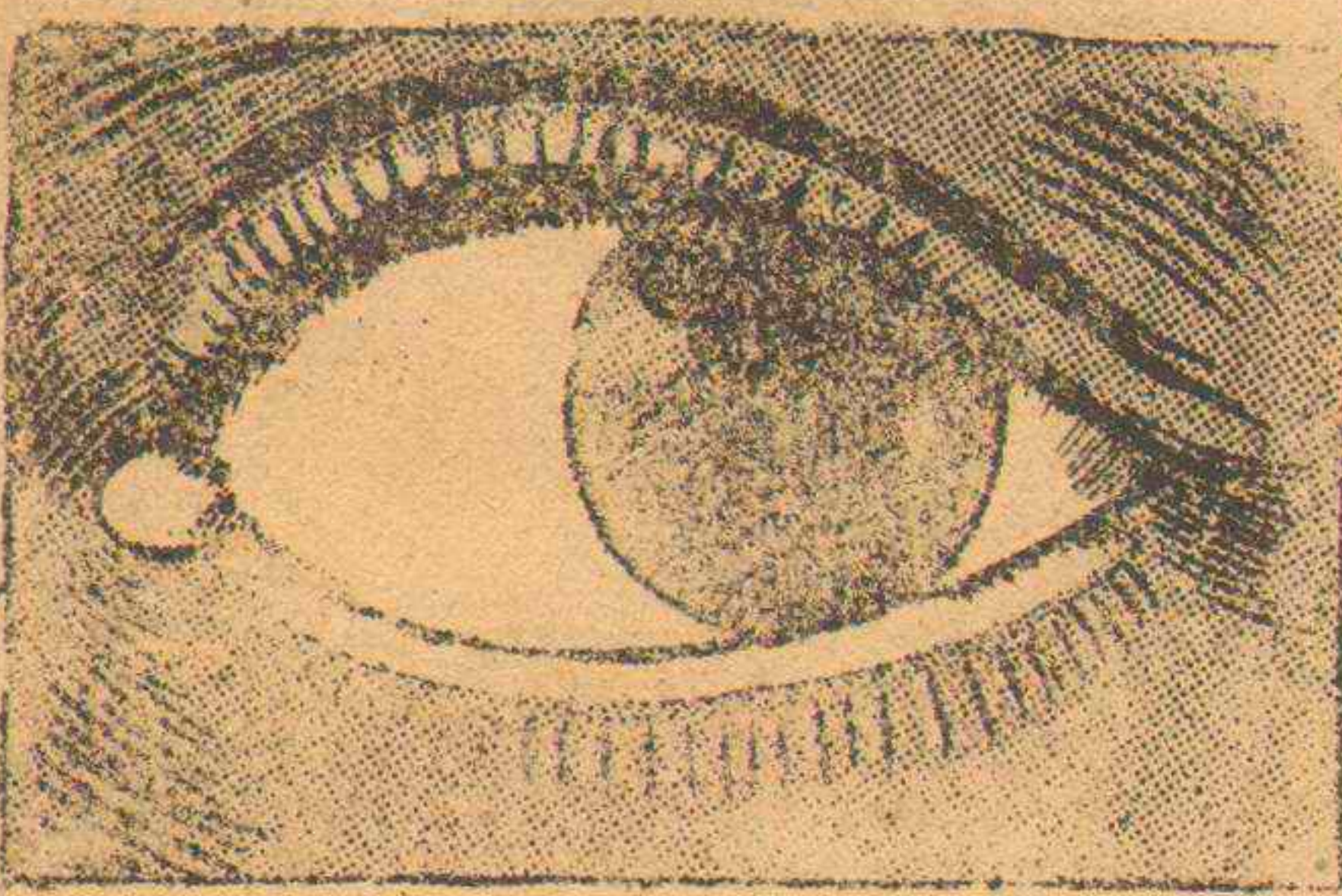
"بچوں کا اخبار"

جناب میاں سلطان احمد صاحب وجودی نے بچوں کے لئے ایک رسالہ "بچوں کا اخبار" کے نام سے راوی پارک لاہور سے جاری کیا ہے یہ رسالہ بلحاظ ظاہری اور معنوی خوبیوں کے چھوٹے بچوں کے لئے نہایت مناسب ہے اس میں نہایت آسان الفاظ میں دلچسپ اور علمی معلومات دی گئی ہیں۔ وجودی صاحب کہنہ مشق اخبار نویس ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کی ادارت میں یہ رسالہ جلد ترقی کرے گا۔

سالانہ قیمت پانچ روپے۔ فی پرچہ چار آنے جو کہ آجکل کے لحاظ سے زیادہ نہیں کہی جا سکتی

درخواست دعا۔ خاکسار کی چھوٹی لڑکی امۃ الکریم تین چار روز سے بعارضہ اسہال بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ احمد حسین کاتب الفضل

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔

23

رسالہ پریت لڑی دہلی کا اعتراف

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی گوجرانوالہ

متعصب ہندوؤں نے مسلمانوں کو نیست و نابود کر کے ہندوستان پر خالص ہندو راج قائم کرنے کے لئے راشٹریہ سوئم سنگھ کے نام پر ایک خفیہ تحریک شروع کی تھی۔ پچھلے دنوں مشرقی پنجاب یا ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں مسلمانوں کا جس قدر بھی کشت و خون ہوا اس میں اس سنگھ نے بہت بڑا پارٹ ادا کیا۔ اس سنگھ کی تنظیم سالہا سال کی محنت کا نتیجہ تھی۔ نیز اس میں بڑے بڑے ہندو اور سکھ راجے۔ جاگیردار اور سرمایہ دار اور حکومت کے ہندو افسر بھی کثرت سے شامل تھے۔ اس سنگھ کے ہاتھوں ایسے ہندو اور سکھ بھی نہ بچ سکے جو کسی نہ کسی رنگ میں مسلمانوں کی حمایت کرتے تھے۔ چنانچہ گاندھی جی کا قتل بھی اس سلسلہ کی ہی ایک کڑی ہے۔

حال ہی میں گورمکھی کے ایک رسالہ پریت لڑی دہلی نے راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ کے متعلق ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جو اس کی حقیقت کو بہت حد تک آشکار کر رہا ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:۔

"پاکستان سے برباد ہو کر آنے والے پناہ گزینوں کو جب راشٹریہ سنگھ کے لڑکے کہیں پانی پلاتے تو وہ بہت خیر خواہ اور مددگار معلوم ہوتے تھے۔ لیکن گاندھی جی کی موت کے بعد جب ان کے خفیہ لٹریچر اور کاموں پر کچھ روشنی پڑی۔ تو اکثر لوگوں کو اصلیت یوں معلوم ہوئی کہ جیسے چند نوجوانوں نے کسی کے عالیشان مکان کو چھپ کر آگ لگا دی اور جب آگ کے شعلے خوب بھڑک اٹھے۔ تو ان نوجوانوں نے ہی اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر جس قدر اسباب نکل سکا اس جل رہے گھر سے نکال لیا اور ایک دو رات کے لئے اس جل رہے گھر کے لوگوں کو اپنے گھر میں پناہ بھی دی۔ مظلوم بہت شکر گذار تھے۔ لیکن اگر ان کو آگ لگانے والے کا علم ہو جاتا؟

یہ پاکستان ایک اچھے بھلے ملک کے دل کے دو ٹکڑے! یہ خون کی ندیاں! یہ ماؤں اور بہنوں کی بے حرمتی!

ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس کا ہر جد مسٹر جناح ہے۔ مگر گاندھی کی موت نے ثابت کر دیا ہے کہ اس کا بانی وہ تھا جس نے گاندھی جی کی خلافت سوراج تحریک کے موقعہ پر ہندو مسلم اتحاد کو خوفناک خیال کر کے ۱۹۲۴ء میں راشٹریہ سنگھ بنایا تھا۔ سنگھ کے بانی گرو لکر اس کے متعلق خود کہتے ہیں کہ:

"یہ لوگ (گاندھی جی وغیرہ) اس فرضی اتحاد کے گیت گاتے ہیں۔ مگر اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں کہ یہ خود غیر ہندو بنتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ مرگ جل کے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔ ان کے اس پاگل پن کو دور کرنے کے لئے سنگھ بنایا گیا ہے"۔

۱۹۲۴ء میں سنگھ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے قواعد و ضوابط شائع نہیں کئے گئے۔ بلکہ خفیہ ہی رکھے گئے۔ اس کا ماڈل جرمنی کی نازی پارٹی تھا۔ اس کے جملہ احکام زبانی ہی بھیجے جاتے تھے اور لیڈر کا حکم اٹل تسلیم کیا جاتا تھا۔ اس کے متعلق آپا جوشی نے ۱۹۴۲ء میں کہا تھا کہ:۔

"صرف وہ والنٹیر میرے ماتحت کام کر سکتا ہے۔ جس کو اگر لیڈر کمر میں لات مارے۔ تو وہ سیدھا کھڑا ہو کر دریافت کرے کہ کیا حکم ہے۔"

ایسی سزا کو میں اپنی خوش قسمتی خیال کرتا ہوں۔ ان کا حلف نامہ جو ہر ایک ممبر کے لئے ضروری تھا اس طرح ہے:۔

"اپنے بزرگوں اور بھگوے جھنڈے کا احترام کرتا ہوا میں حلف اٹھاتا ہوں کہ میں راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ کا ممبر بنتا ہوں تاکہ میں ہندو دھرم ہندو کلچر۔ ہندو راشٹر (ہندو ملک) کی اپنے تن۔ من اور دھن سے حفاظت کر سکوں"۔ ان کے گورو جی نے ہٹلر کی کتاب "میری جدوجہد" کی طرح ایک کتاب لکھی ہے۔ اس کا نام ہے "ہم"۔ اس کتاب میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ:۔

"خدا کی مرضی ہی معلوم ہوتی ہے کہ ہندو دنیا پر حکومت کریں"۔

یہی خیال ہٹلر کی کتاب کا تھا کہ وہ جرمنوں کو خدا کی ایک خاص قوم خیال کرتا تھا۔ اس کا نعرہ یہودیوں کے خلاف نفرت تھی۔ اس کا نعرہ مسلمانوں کے خلاف عداوت ہے۔

راشٹریہ سیوک سنگھ کا عقیدہ ہے کہ:۔

"صرف ہندوستان کا کلچر ہی کلچر کہلانے کا مستحق ہے باقی لوگ زیادہ سے زیادہ فرقے تسلیم کئے جا سکتے ہیں۔ جن کو کلچر کا نام دیا جانا مناسب نہیں"۔

گوالکر جی کا صاف فرمان ہے کہ:۔

ہندوستان صرف ہندوؤں کا ہے مسلمانوں کو اس ملک میں شہرداری کے حقوق نہیں دیئے جا سکتے۔ جو لوگ ان کے ساتھ ملک ملک کو متحد کرنا چاہتے ان کو غیر ہندو خیال کرنا چاہتے نیز ان کو بھی مسلمانوں والا سلوک کیا جائے"۔

۱۹۲۶ء سے راشٹریہ سنگھ نے ہندو لٹریچر کا پرچار شروع کیا اور اس کے لئے ہر قسم کی خفیہ تیاری کی گئی۔ راجاؤں۔ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی دلچسپی اپنے ساتھ شامل کی گئی۔ ....

....

۱۹۳۵ء میں خالص "ہندو راشٹریہ" کے جواب میں پاکستان کا نعرہ بلند کیا گیا۔

لیکن پاکستان سے غیر مسلم آبادی کو ختم کرنا علانیہ طور پر شامل نہ تھا۔ مگر راشٹریہ سنگھ میں غیر ہندو آبادی کا خاتمہ اعلانیہ شامل تھا۔

جو لوگ سچائی ظاہر ہونے پر اس سے انکار نہیں کرتے۔ وہ تسلیم کر لیں گے کہ پاکستان کا موجد مسٹر جناح نہیں بلکہ راشٹریہ سنگھ کا بانی ہے اگر ہندوؤں میں گہرا اثر و رسوخ رکھنے والی جماعت ہندوستان کو خالص اپنا راشٹریہ خیال کرتی ہے۔ جمہوریت کی مخالفت اپنے عقائد میں شامل کرتی ہے۔ نیز مسلمانوں کی نفرت کو اپنے سنگھ کی زندگی کی روح تصور کرتی ہے تو کیا مسلمان ....

پاکستان کے مطالبہ کے لئے تیار نہیں کئے جا سکتے تھے۔

جمہوریت کے متعلق گرو جی کہتے ہیں کہ:۔

"جمہوریت کا خیال ہمارے لئے غیر ملکی ہے یہ بھارت کی سیاست کے مطابق نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں بادشاہ کی حکومت ہی کامیاب ہو سکتی ہے"۔

غرباء کی زندگی کا معیار اونچا کرنے کے متعلق گرو جی کا قول ہے کہ:۔

"زندگی کا معیار بلند کرنے کا نعرہ ہم میں حیوانی طاقتوں کو بیدار کرنے کا موجب ہے یہ ہمیں مغربی مادہ پرستی کا غلام بناتا ہے" ....

....

اس تنظیم کا تیسرا سبق یہ ہے کہ:۔

"صرف طاقت ہی تمام سوال حل کر سکتی ہے۔ ایک ہی جنگل کا قانون دنیا پر کام آ سکتا ہے"

گاندھی جی کی تعلیم اس سنگھ کی تعلیم کے سراسر خلاف تھی۔ یہی وجہ ہے کہ گاندھی جی کی عقیدت کو ہندوؤں کے دلوں سے نکالنا سنگھ کے ضروری کاموں میں شامل تھا۔ گاندھی جی کی بے عزتی۔ ان کا قتل۔ اور قتل کے بعد مٹھائی تقسیم کرنا۔ ان سب باتوں کے لئے لوگوں کو تیار کیا گیا تھا۔ گاندھی جی کو ہندو راشٹریہ کا دشمن نمبر ا مشہور کیا گیا تھا۔

یہ ہے "راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ" جس میں ہمارے ملک کے بچے اور نوجوان خوشی سے دھڑا دھڑ بھرتی ہو رہے تھے وردیاں قواعد (پیریڈ) کا شوق۔ خفیہ رہنے کی خواہش نفرت کی گرمی۔ خون بہانے کا جوش۔ یہ باتیں اس ملک میں بے کار جوانی کے لئے کافی کشش رکھتی ہیں جہاں کوئی تعمیری پروگرام پیش نظر نہ ہو اس سنگھ کے معاون و مددگار۔ پولیس فوج سرکاری محکموں، ریاستوں اور کارخانہ داروں میں کثرت سے تھے۔

یہ سنگھ قانونی ڈنڈہ سے نہیں توڑا جا سکتا اس کے کام پہلے بھی خفیہ تھے۔ اور آئندہ بھی پوشیدہ ہی رہیں گے۔ یہ تب ختم کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہمارے نوجوانوں کے سامنے اس سے کوئی اچھا پروگرام ہو۔ ان کا پروگرام یہ ہے۔

"ہندو دھرم۔ ہندو کلچر۔ ہندو راشٹریہ۔ کوئی دوسرا نہیں۔ ہم اکھنڈ ہندوستان کے مالک ہیں"۔ فرض کرو کہ اگر یہ پروگرام تکمیل کو پہنچ جائے۔ تو دنیا میں اور کئی اقوام کا بھی ایسا ہی پروگرام مکمل ہو سکتا ہے ان سب میں قومی برتری بے حد ہو گی۔ اور اپنے ملک پر سکہ جمانے کے بعد دوسرے ممالک سے لڑائی شروع ہو جائے گی"۔

(ترجمہ از رسالہ پریت لڑی دہلی مئی ۴۸ء)

راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ کی تنظیم کا یہ خلاصہ جو پریت لڑی نے پیش کیا ہے۔ مسلمانوں کے لئے بے حد خوفناک اور تباہ کن ہے۔ پاکستان کی آواز دراصل ہندوؤں کی اس قسم کی خوفناک سازشوں کے نتیجہ میں ہی پیدا ہوئی۔ ہندوستان کی کانگریسی حکومت اس راشٹریہ سنگھ کو کچلنے میں کس حد تک کامیاب ہو گی۔ یہ مستقبل ہی بتائے گا۔

"انشاء اللہ وعدہ جلد ادا کرونگا خواہ قرض اٹھانا پڑے"

تحریک جدید کے مجاہد کا قابل تقلید جذبہ

تحریک جدید کے وعدہ کرنے والے دوستوں کی خدمت میں فرداً فرداً تحریر کیا گیا تھا کہ جلد سے جلد اپنی موعودہ رقوم ادا فرما کر اس بوجھ سے سبکدوش ہو جائیں۔ الحمد للہ کہ دوست اس طرف توجہ دے رہے ہیں۔ ضلع لائلپور کے ایک دوست جو دفتر تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل ہیں تحریر فرماتے ہیں:۔

"نوازشنامہ آپ کا موصول ہوا رقم وعدہ جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ بلکہ اگر کسی جگہ سے قرض بھی اٹھانا پڑا تو بھی بفضلہ تعالیٰ رقم لے کر آپ کی خدمت میں روانہ کر دونگا"

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ امید ہے باقی دوست بھی سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کرتے ہوئے جلد سے جلد وعدے ادا کرنے کی کوشش فرمائیں گے

نائب وکیل المال تحریک جدید

خرطوم سے کیپ ٹاؤن تک

ایک معلومات افزا مقالہ

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی مقیم مشرقی افریقہ کے قلم سے)

ایک لمبے عرصہ سے برطانیہ اور مصر کے درمیان سوڈان کے مستقبل اور اس میں متوقع اصلاحات اری کرنے کے سلسلے میں گفت و شنید ہو رہی تھی یہ گفت و شنید کئی مراحل میں سے گذری اور دونوں حکومتوں نے کوشش کی کہ مسئلہ سوڈان کے متعلق کوئی تسلی بخش سمجھوتہ ہو جائے۔ لیکن حکومت برطانیہ کے پیش کردہ شرائط کو مصر نے تقریباً ہر دفعہ رد ہی کر دیا اب گذشتہ دنوں میں پھر برطانی سفیر اور مصر کے وزیر خارجہ کے درمیان گفتگو شروع ہوئی۔ تو توقع کی جاتی تھی۔ کہ اس دفعہ کی گفتگو تسلی بخش صورت اختیار کر لیگی۔ لیکن اس دفعہ بھی یہ معاملہ طے نہ ہو سکا۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ کے سفیر قاہرہ حکومت برطانیہ کو اپنی گفت و شنید سے اطلاع دیتے ہوئے لکھا کہ وزیر خارجہ حکومت مصر نے اگرچہ مجوزہ امور کے متعلق اتفاق کیا ہے۔ لیکن حکومت مصر سے تصدیق ضروری ہے مصر کی پارلیمنٹ نے اس مسئلہ پر بحث و تمحیص فی الحال ملتوی کر دی ہے۔ ادھر سوڈان کے گورنر جنرل کے نزدیک متوقع اصلاحات کا نفاذ جلد کرنا ضروری ہے اور ان ذمہ داریوں کے پیش نظر جو گورنر جنرل پر عائد ہوتی ہیں۔ اس کا فرض ہے کہ بہترین حکومت کا جلد سے جلد قیام کرے۔ گذشتہ دنوں گورنر جنرل کو انگلستان بھی بلایا گیا۔ اور اس بارہ میں حکومت برطانیہ نے اس سے مشورہ بھی کیا۔ کہ آیا حکومت مصر کی منظوری کا انتظار کئے بغیر مجوزہ اصلاحات کو جاری کیا جائے یا ملتوی کر دیا جائے۔ اس مشاورت کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ گورنر جنرل کو اس بات کا اختیار دیدیا گیا کہ وہ جلد سے جلد مجوزہ اصلاحات کا آرڈیننس جاری کر دے۔ اور اس ذمہ داری کو جو اس پر عائد ہوتی ہے جلد سے جلد پورا کر دے۔ اگرچہ مزید گفت و شنید کا دروازہ حکومت مصر کے لئے کھلا ہے گا۔ نئی اصلاحات کی رو سے خرطوم کے ایک اعلان کے مطابق بہت حد تک سوڈان کے باشندوں کو حق خود اختیاری دے دیا جائے گا۔ اس غرض کے لئے ایک لیجسلیٹو اسمبلی کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور نمائندگان کا انتخاب ہوگا۔ اور اس کے ساتھ ایگزیکٹو کونسل بنائی جائیگی جس میں تین ممبر ایسے ہوں گے۔ جن کو گورنر جنرل مقرر کرے گا۔ اور ان کے پاس کوئی محکمہ نہ ہوگا۔ اور یہ ضروری نہ ہوگا کہ وہ اسمبلی کے ہی ممبر ہوں وغیرہ۔ حکومت مصر کے مطالبہ کے پیش نظر کہ وہ سوڈانی لوگوں کو حکومت خود مختاری کے لئے خود تیار کریں گے ایگزیکٹو کونسل میں دو مصریوں کو بطور ممبر کے مقرر کیا جائے گا۔ جو سوڈان سول سروس کے ہوں گے۔ مزید برآں اینگلو ایجپشن کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا جائے گا۔ جو انتخابات کی نگرانی کرے گی بشرطیکہ اصلاحات مجوزہ کے مسودہ کو حکومت مصر تسلیم کرے۔ لیکن مصر نے اس تجویز کو اس بنا پر رد کر دیا کہ گورنر جنرل اس تجویز کے متعلقہ شرائط کے ہوتے ہوئے ذاتی طور پر ڈکٹیٹرانہ اختیارات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ دوسری طرف برطانیہ کا کہنا ہے۔ کہ اصل مقصد ان تجاویز سے یہ ہے کہ سوڈانیوں کو ان کی حکومت میں زیادہ سے زیادہ اختیارات دیئے جائیں۔ گورنر جنرل نے معاہدہ ۱۸۹۹ء کے مطابق حکومت مصر اور حکومت برطانیہ ہر دو کو ان دفعات کے مسودہ سے اطلاع کر دی ہے۔ حکومت مصر اس ساری کارروائی کو برٹش امپیریلزم کا مصداق قرار دے رہی ہے۔ اور اپنے قبضہ کو مضبوط کرنے کے لئے سوڈانیوں کا نام لے کر یہ ساری کارروائی کر رہی ہے۔ مصر کے سوڈان کے سلسلہ میں جو حقوق ہیں۔ انہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اندریں حالات حکومت مصر اس سارے معاملہ کو انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں لے جانے کے متعلق جب کہ آئندہ دو ہفتوں میں مصر کی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا تو فیصلہ کرے گی۔ یاد رہے کہ حکومت مصر کا یہ بھی ایک مطالبہ تھا۔ کہ شاہ فاروق کا آئندہ خطاب "شاہ مصر و سوڈان" ہو۔ سوڈان کے دو حصے ہیں۔ شمالی اور جنوبی ایک حصہ میں مصری نفوذ کافی سے زیادہ ہیں۔ دوسرے میں مصری نفوذ بہت کم ہیں اسلامی دنیا پر یقیناً مصر و برطانیہ کے آئندہ تعلقات سوڈان کے مسئلہ پر جو بھی صورت اختیار کریں گے۔ گہرا اثر ڈالنے کا موجب ہوں گے۔ بہرحال سوڈان کے گورنر جنرل نے مجوزہ اصلاحات کے نفاذ کا اعلان کر دیا ہے۔ اب دیکھیں آئندہ خرطوم و قاہرہ کی سیاست کن نتائج پر منتج ہوتی ہے۔

(۲)

سوڈان سے نیچے اتر کر ہم یوگنڈا میں داخل ہوتے ہیں۔ یوگنڈا میں اس کی ترقی کے منصوبوں میں سے ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کے منصوبہ کو پریس نے خاص طور پر اہمیت دی ہے۔ اس کی اہمیت بین الاقوامی حیثیت کی وجہ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جھیل وکٹوریہ جو دریائے نیل کا منبع ہے اور جو مصر کی زرخیزی کا باعث ہے۔ اس جھیل کی اوون فالز (Owen Falls) کے قریب ایک بہت بڑا (Dam) تیار کیا جائے گا۔ جس میں پانی کا کافی ذخیرہ ہوگا۔ جو نہ صرف آبپاشی کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ بلکہ اس سے ہائیڈرو الیکٹرک پاور پیدا کرنے کا سٹیشن بنایا جائیگا چونکہ اس Dam سے دریائے نیل کے ذریعہ مصر کی آبپاشی کا گہرا تعلق ہے اور ادھر سوڈان میں سے بھی دریائے نیل گذرتا ہے۔ اس لئے یوگنڈا مصر اور سوڈان کی حکومتوں کے نمائندوں کی اس وقت تک دو کانفرنسیں قاہرہ اور مشرقی افریقہ میں اس ساری سکیم کے تمام پہلوؤں پر غور و خوض کرنے کے لئے ہو چکی ہیں۔ مصر کے بعض ماہرین نے یوگنڈا آکر تمام ضروری مقامات کو بھی دیکھا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تینوں حکومتوں کی آپس میں گفتگو دوستانہ طور پر ہوئی ہے۔ اور ایک ایسی سکیم تیار کی گئی ہے جو ہر سہ حکومتوں کے لئے مسلمہ ہے۔ اس ساری سکیم کے متعلق اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ تقریباً ساڑھے چار سال میں یہ تکمیل تک پہنچے گی۔ اور اون فالز (Owen Falls) سے جو ہائیڈرو الیکٹرک پاور نکالی جائے گی۔ اس کی قیمت موزوں موقعہ اور پانی کی فراوانی کی وجہ سے بہت کم ہوگی۔ اور کچھ عرصہ بعد پوری طرح جب یہ سکیم اپنے جوبن پر ہوگی تو ایک سینٹ میں ایک یونٹ پڑے گا۔

اس پاور بجلی کی طاقت کی غیر معمولی کثرت کی وجہ سے جنجہ میں بہت بڑی سٹیل فیکٹری اور بعض اور کارخانے جاری کئے جائیں گے۔ جو بقول نائب وزیر نو آبادیات دنیا میں اپنی مثال آپ ہونگے اور خط استوا سے نیچے کی ساری ضروریات کو پورا کرنے کا موجب ہوں گے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بجلی کی اس طاقت کی وجہ سے کپڑے کی بھی بہت بڑی فیکٹری کھولی جائے گی۔ یوگنڈا میں عمدہ روئی بڑی کثرت سے ہوتی ہے۔ جو زیادہ تر ہندوستان بھیجی جاتی ہے کہا جاتا ہے کہ یہ پاور سٹیشن جو جنجہ میں قائم کیا جائے گا۔ اتنا بڑا ہوگا کہ سارے مشرقی اور وسطی افریقہ کی ضروریات کو پورا کرے گا۔ ان سکیموں کے پیش نظر یوگنڈا کا مستقبل صنعتوں اور اقتصادی لحاظ سے بے حد روشن ہے۔ اور یوگنڈا کے قصبات و شہروں میں سے جنجہ میں خاص طور پر اس سکیم کی وجہ سے بڑی اہمیت حاصل کر رہا ہے۔ اس وقت مشرقی افریقہ میں "ایسٹ افریقن الیکٹرک کمپنی" جس نے مختلف شہروں میں چھوٹے چھوٹے پاور سٹیشن کھولے ہوئے ہیں خاص طور پر اس سکیم اور قیمتوں کے اندازہ کے متعلق سختی سے نکتہ چینی کر رہی ہے۔ اور کہہ رہی ہے کہ یہ مبالغہ آمیز اعداد و شمار ہیں اور نائب وزیر نو آبادیات نے یہ کہہ کر کہ ایک سینٹ فی یونٹ قیمت ہوگی مشرقی افریقہ کی الیکٹرک انڈسٹری کو خطرناک نقصان پہنچایا ہے۔ اسی تنقید میں اصلاح کا مطالبہ کرتے ہوئے پبلک کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ "یہ سارے اعداد و شمار گمراہ کن ہیں" مگر اس کے باوجود حکومت اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اور وزیر نو آبادیات نے کسی قسم قسم کی اصلاح اپنے بیانات میں نہیں کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پوری تحقیق چھان بین اور غور و فکر کے بعد بجلی کی قیمت اور فروخت کے اندازے لگائے گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ پرائیویٹ الیکٹرک کمپنیوں کو اس سکیم سے اپنے مستقبل کے متعلق خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ شور پیدا کیا جا رہا ہے۔ اندازوں میں کمی بیشی تو ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔ اور یقینی طور پر متوقع ہوا ہوتا ہے۔ اس ساری سکیم کے غیر معمولی فوائد جو ملکی ترقی سے وابستہ ہیں۔ اس سے قطعاً انکار کی گنجائش نہیں۔

جھیل وکٹوریا جہاں سے دریائے نیل نکلتا ہے۔ اس منبع کے قریب ہی جنجہ کا قصبہ ہے جس کا میں اوپر کی سطروں میں ذکر کر آیا ہوں جنجہ اور دریائے نیل کی قریب قریب کے حلقہ سے متعلق ایک اور عجیب رپورٹ اخبارات میں چھپی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس علاقہ کے ہر لاکھ افریقن میں سے ۱۱۴۷ اندھے ہیں۔ اور بوگنڈا (Buganda) جو یوگنڈا (Uganda) کا ایک پراونس ہے اس کے ہر ایک لاکھ افریقن میں سے ۲۵۰ افریقن اندھے ہیں۔ ان میں سے اکثر اندھوں کے متعلق رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر احتیاط کی جاتی۔ تو وہ اندھے نہ ہوتے اور آئندہ احتیاطی تدابیر اگر اختیار کی جائیں تو بہت بڑی اکثریت اندھاپن سے نجات حاصل کر سکتی ہے۔ جنجہ کے علاقوں میں اندھاپن کی زیادتی ایک مکھی کی وجہ سے ہے۔ اور اندھوں کے لئے کمپالہ میں ایک سکول قائم کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ جس میں مختلف قسم کے کام ان کو سکھائے جائیں گے۔ تاکہ وہ سوسائٹی کے لئے بار نہ ہوں۔ بلکہ کسی طرح سے مفید وجود بن سکیں۔

مال کی حفاظت کا طریق

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ یعنی جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے۔ بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں شامل رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔ جس کی تصدیق دوسری حدیث میں یوں آئی ہے۔ فیھلک الحرام الحلال کہ حرام مال یعنی عدم ادا شدہ زر زکوٰۃ حلال مال کو بھی لے ڈوبے گا مثلاً ایک دوست کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے جس کی زر زکوٰۃ -/۲۵ روپے بنتی ہے۔ اگر وہ اس فریضہ کو ادا نہیں کرتا تو اس کے یہ -/۲۵ روپے ہزار روپے کو بھی لے ڈوبیں گے۔

پس وہ احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صاحب نصاب بنایا ہے۔ وہ مطابق شریعت اسلامیہ زکوٰۃ ادا کر کے اپنے مالوں کو ہلاکت و تباہی سے محفوظ کر لیں۔ (نظارت بیت المال)

وصایا

مندرجہ ذیل احباب نے اپنی آمد اور جائداد کی وصیت کی ہے۔ ان کے متعلق اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو اطلاع دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر و تاریخ تحریر	نام موصی ولدیت یا زوجیت معہ سکونت	جائیداد معہ قیمت	آمد ماہوار	حصہ وصیت	نام گواہان
۱۰۳۵۱ / ۱۶/۱/۴۷	حافظ احمد دین صاحب ولد نواب دین صاحب دیہاتی مبلغ سکنہ ہنگیال ضلع کیمبل پور	—	۲۹/-	۱/۱۰	علی محمد صاحب صحابی، محمد صادق صاحب دیہاتی مبلغ
۱۰۳۵۸ / ۶/۶/۴۷	ناصرہ بیگم اہلیہ غلام محمد صاحب سکنہ چک سکندر ضلع گجرات	۱۴۹۶/-	—	۱/۱۰	چوہدری فضل الٰہی صاحب ولد موصیہ، خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا
۱۰۳۶۸ / ۱۶/۶/۴۷	آمنہ بی بی بیوہ قاضی عبدالعزیز صاحب محلہ دارالبرکات قادیان	۱۵۰/-/-	—	۱/۵	قاضی عبدالحمید پسر موصیہ، کریم الدین پنشنر دارالرحمت قادیان
۱۰۳۷۷ / ۵/۱/۴۷	ہاجرہ بی بی اہلیہ عبدالعزیز صاحب سکنہ ننگلور	—	۱۰/-	۱/۱۰	محمد امام مولوی فاضل سکنہ ننگلور، بی ایم نذیر احمد صاحب
۱۰۳۷۸ / ۶/۶/۴۷	آمنہ بی بی اہلیہ عبدالغنی صاحب سکنہ ننگلور	۳۰۸/-/-	—	۱/۱۰	محمد امام مولوی فاضل سکنہ ننگلور، بی ایم نذیر احمد صاحب
۱۰۳۷۹ / ۶/۶/۴۷	بی ایم نذیر احمد ولد عبدالغنی صاحب سکنہ ننگلور	—	۳۶/-	۱/۴	محمد امام مولوی فاضل سکنہ ننگلور، محمد صبغۃ اللہ صاحب " "
۱۰۳۸۰	محمد صبغۃ اللہ صاحب ولد عبدالرحیم صاحب سکنہ ننگلور	—	۶۰/-	۱/۱۰	محمد امام مولوی فاضل " "، سید ظہور احمد شاہ صاحب " "
۱۰۳۸۵ / ۱۷/۵/۴۷	بشیر احمد ولد میاں محمد دین صاحب سکنہ فیروزپور	—	۶۰/-	۱/۱۰	محمد یوسف ولد محمد یاسین صاحب، چوہدری بشارت احمد صاحب بی اے
۱۰۳۸۶ / ۶/۷/۴۷	آمنہ بی بی اہلیہ محمد الدین صاحب سکنہ قادیان	۳۰۰/-	—	۱/۱۰	علی محمد صحابی، محمد الدین صاحب خاوند موصیہ
۱۰۳۸۷ / ۴/۷/۴۷	امۃ الہادی بنت مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل دارالفضل قادیان	—	۵/-	۱/۱۰	البشارت عبدالغفور والد موصیہ، فضل محمد صاحب صحابی
۱۰۳۸۹ / ۱۳/۷/۴۷	محمد مرزا ولد حاکم خان سکنہ آدووال ضلع جہلم	۴۵۰/-	۳۴/-	۱/۱۰	علی محمد صاحب صحابی، محمد شفیع عابد واقف زندگی
۱۰۳۹۸ / ۳۰/۵/۴۷	نذیر احمد صاحب ولد سخی محمد صاحب سکنہ گولیکی ضلع گجرات	۷۰۰/-	—	۱/۱۰	پیر محمد اکبر صاحب، خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا
۱۰۴۰۰	محمد خان ولد غلام محمد صاحب سکنہ گولیکی ضلع گجرات	۸۰۰/-	—	۱/۱۰	پیر محمد اکبر صاحب، خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا
۱۰۳۴۹	محمد ابراہیم ولد چوہدری علی محمد صاحب سکنہ ونجواں ضلع گورداسپور	—	۹۰/-	۱/۱۰	خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا، منیر احمد صاحب ولد چوہدری، محمد اسمٰعیل صاحب اوورسیر

درخواست ہائے دعا — ۱۔ عزیز سید انصار احمد ابن سید اعجاز احمد صاحب آف لاہور عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ باوجود مختلف علاج کرنے کے کسی قسم کا افاقہ نہیں ہوا۔ لہٰذا احباب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ عزیز کی جلد از جلد شفایابی اور صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفائے عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (نذیر احمد سیالکوٹی کارکن روزنامہ الفضل ۳ میکلیگن روڈ لاہور)

۲۔ میرا لڑکا نور علی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار حکیم یوسف علی مفرح حیات دواخانہ فلیمنگ روڈ لاہور)

ہماری تبلیغی جدوجہد

رپورٹ از یکم جولائی تا ۳۱ جولائی ۱۹۴۸ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان اور ہندوستان میں ۱۰۸ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ روزانہ اوسط ۳ کس رہی۔ ان نو مبایعین میں سے مبلغین سلسلہ کی تبلیغ کے ذریعہ ۳۳ اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کی تبلیغ کے ذریعہ ۴۳ اور باقی ۳۲ نو مبایعین اپنی تحقیق کی بنا پر احمدی ہوئے۔ مبلغین اور احباب جماعت ہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئی ہیں کے نام درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر بیعت رتن باغ لاہور)

نمبر شمار	تبلیغ کنندہ معہ پورا پتہ	تعداد بیعت
۱	سلیمان خان ہیڈ کانسٹیبل لاہور چھاؤنی	۱
۲	مبارک احمد صاحب ناصر واقف زندگی دیہاتی مبلغ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	۱
۳	خمیس خان صاحب فرقان فورس کیمپ جہلم	۱
۴	ڈاکٹر عبداللطیف صاحب والٹن ٹریننگ کیمپ جنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ	۱
۵	مولوی محمد حسین صاحب مبلغ جہلم	۱
۶	سید سعید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال	۲
۷	لفٹیننٹ جلال الدین صاحب گل احمدی 8th پنجاب رجمنٹ سنٹر آفیسرز لاہور چھاؤنی	۱
۸	عبداللطیف صاحب مبلغ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ	۲
۹	مولوی غلام محمد صاحب شیخ پور ضلع گجرات	۲
۱۰	نورالدین صاحب سابق ذیلدار چک ۶ ع ب ۴۰۲ ضلع منٹگمری	۱
۱۱	حوالدار کلرک بدر عالم صاحب چک ۲۸ ضلع گجرات	۲
۱۲	چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ مبلغ بینڈی بھٹیاں	۲
۱۳	محسن خان صاحب مبلغ اڑیسہ	۲
۱۴	الطاف خان صاحب مبلغ شمس آباد ضلع لاہور	۱۰
۱۵	عبدالعزیز صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھڑوہ ضلع سیالکوٹ	۱
۱۶	حکیم ملک بشیر احمد صاحب سکنہ تلونہ بنگلہ	۱
۱۷	مرزا محمد حسین صاحب مبلغ محمود آباد	۱
۱۸	عبدالرحیم صاحب عارف مبلغ	۴
۱۹	عبدالکریم صاحب مبلغ مقام منصور والی	۵
۲۰	چوہدری مقبول احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ	۱
۲۱	محمد رمضان صاحب و محمد رفیق صاحب و چوہدری بشیر احمد مقدم زراعت واڈی	۳
۲۲	محمد ابراہیم صاحب مبلغ سلانوالی ضلع سرگودھا	۲
۲۳	نور محمد صاحب باڈی گارڈ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری	۲
۲۴	محمد رشید صاحب سیکرٹری مال گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ	۱
۲۵	ماسٹر حمید احمد صاحب یاسی مبلغ چک ۵۶۵ ضلع لائل پور	۱

(باقی)

عید کے موقع پر شاہی مسجد لاہور میں افسوسناک حادثہ

لاہور ۹ اگست - کل لاہور کی بادشاہی مسجد میں عید الفطر کی نماز نہایت تزک و احتشام سے ادا کی گئی - اندازہ کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد اس سے پہلے اس مسجد میں کبھی جمع نہیں ہوئی تھی - نماز عید کے بعد نہایت ہی افسوسناک حادثہ پیش آیا - جس میں کئی جانیں تلف ہو گئیں - جونہی نماز ختم ہوئی لوگ بڑے دروازے کی طرف چل پڑے - اس ریل پیل میں تقریباً ۲۷ - افراد ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے - بیان کیا جاتا ہے کہ پیچھے سے ریلے نے اتنا زور مارا کہ آگے والے اس کی تاب نہ لا سکے - وہ زمین پر گر پڑے اور مجمع نے اُن کو کچل دیا - جب صورت حال نازک ہو گئی - تو فوراً بڑے دروازے کو بند کر دیا گیا - اور لوگوں سے کہا گیا کہ وہ پچھلے دروازے سے نکل جائیں۔

مجروحین کو فوراً طبی امداد دی گئی - ہلاک ہونیوالوں میں اکثریت بوڑھوں اور بچوں کی بیان کی جاتی ہے -

پونچھ کے محاذ پر دشمن کا حملہ
مجاہدین نے ناکام بنا دیا

تراڑکھل - ۹ اگست - محاذ کشمیر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ آج پونچھ کے محاذ پر ہندوستانی فوج نے حملہ کیا - لیکن مجاہدین نے دشمن کو سخت جانی نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا۔

کیا جبراً اغوا شدہ مسلمان خواتین ملایا بھیجی گئی ہیں

کراچی ۹ اگست - ملایا کی حکومت نے حکومت پاکستان کو یقین دلایا ہے کہ وہ اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی میں جو ہندوستان سے ملایا لائی گئی ہیں حکومت ملایا پوری امداد کریگی حکومت پاکستان نے حکومت ملایا کو لکھا تھا کہ مسلمان عورتوں کو جو مشرقی پنجاب میں اغوا کی گئیں ملایا بھیجا جا رہا ہے اس کے جواب میں حکومت ملایا نے کہا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں خاص مثالیں دیں تاکہ اُنکو تلاش کرنے میں آسانی ہو

مرکزی حکومت پاکستان کا فالتو سٹاف

کراچی ۹ اگست - حکومت پاکستان کے ایک نوجوان نمائندہ نے پریس کو بتایا کہ ۱۰ اگست تک سرکاری ملازمین کے جس فالتو عملہ کو برطرفی کے نوٹس دیئے جا رہے ہیں انکی مجموعی تعداد ۸۹۴ ہے

اسلامی ممالک ہندوستان سے تجارتی اور سیاسی تعلقات منقطع کرلیں
پاکستان کے ۲۲ علماء کی اپیل

کراچی ۹ اگست - پاکستان کے ۲۲ علماء نے اسلامی ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ حیدر آباد اور کشمیر میں ہندوستان کی اسلام دشمن فسطائی محاذ کے خلاف ایک مشترکہ محاذ قائم کریں - ان علماء میں مولانا شبیر احمد عثمانی پیر صاحب مانکی شریف - مولوی فضل الہی - مولوی غلام مرشد اور علاؤ الدین صاحب صدیقی شامل ہیں - یہ اپیل ۸ صفحات پر مشتمل ہے - اپیل میں اسلامی ممالک سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ہندوستان سے سیاسی اور تجارتی تعلقات منقطع کرلیں - اپیل میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ جس طرح حکومت ہند نے حیدر آباد کی اقتصادی ناکہ بندی کر رکھی ہے اسلامی ممالک کو بھی ہندوستان کی بحری - بری اور ہوائی ناکہ بندی کرنی چاہیئے - بلکہ ہندوستان کو تیل ، پٹرول اور دوسری ضروریات زندگی کی چیزیں بھی نہ بھیجی جائیں۔

اورنگ آباد کے ضلع پر ہندوستانی فوج کا حملہ — نظام کا انتباہ

حیدر آباد دکن ۹ اگست ضلع اورنگ آباد کے ایک علاقہ پر ہندوستانی فوج کی جارحانہ کارروائی کے خلاف حکومت نظام نے سخت احتجاج کرتے ہوئے حکومت ہندوستان کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اس سلسلہ میں سخت کارروائی نہ کی گئی - تو اس کے نتائج سخت خطرناک ہوں گے۔

ریاست کی طرف سے جاری کردہ ایک اور اعلان میں برطانیہ کے ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر کرشنا مینن کی اس کذب بیانی کی پر زور تردید کی گئی ہے کہ حکومت ہندوستان نے حیدر آباد کی طرف سے غذائی امداد کیلئے کوئی درخواست مسترد نہیں کی گئی - ریاست کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ سلطنت آصفیہ نے ریاست کی پریشان کن غذائی حالت کے پیش نظر ہندوستان سے ۵۰ ہزار ٹن اناج طلب کیا - لیکن حکومت ہندوستان نے اس درخواست کو بالکل نظر انداز کر دیا - حالانکہ دوسرے ہندوستانی صوبوں اور ریاستوں کی ہر ایسی درخواست پر پوری توجہ دی گئی۔

ہندوستان کی خواہش ہے کہ نظام رضاکاروں اور اچھوتوں سے بالا بالا ہندوستان سے معاہدہ کرلیں
مسٹر کرشنا مینن کی تقریر پر شیخ فیض محمد کا تبصرہ

لندن ۹ اگست - برطانیہ میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر کرشنا مینن نے حیدر آباد کے بارے میں قانون آزادی ہند سے وجہ جواز پیش کرنے کی جو کوشش کی تھی مغربی پنجاب کی اسمبلی کے اسپیکر شیخ فیض محمد نے اسے دور از حقائق قرار دیا ہے - مسٹر کرشنا مینن نے کہا تھا کہ اس قانون نے ہندوستان میں دو نو آبادیات کی تخلیق کی یعنی تمام برصغیر اس قانون کی منظوری کے بعد دو حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گیا - حالانکہ قانون کی یہ بالکل غلط توضیح ہے ۱۵ اگست ۴۷ء سے پہلے ہندوستان کا جو حصہ برطانوی ہند کہلاتا تھا - قانون آزادی ہند کی رو سے صرف وہ دو حصوں میں تقسیم ہوا تھا - ہندوستان کی ریاستیں برطانوی ہند کا حصہ کبھی بھی نہیں تھیں۔

مسٹر مینن نے کہا تھا کہ ریاست حیدر آباد کے رضاکار ہندوستان سے نظام کے معاہدہ کے راستہ میں مزاحم ہیں - شیخ فیض محمد نے اس الزام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے "ہندوستان کی خواہش یہ ہے کہ نظام رضاکاروں اور اچھوتوں سے بالا بالا ہندوستان سے معاہدہ کرلیں - حالانکہ انہیں ریاست میں اکثریت حاصل ہے یہ غیر جمہوری اقدام ہی ہندوستان کے دل میں جمہوریت کے عشق کی حقیقت کو خوب واضح کر رہا ہے۔

کیا ہندوستان اور حیدر آباد میں جنگ ہوگی !

نئی دہلی ۹ اگست سر مرزا اسمٰعیل کے مشن کی ناکامی اور وزیر اعظم حیدر آباد کے استعفٰی کی خبر کی تردید کے بعد دہلی کے بعض باخبر حلقے ابھی تک یہ توقع کر رہے ہیں - کہ ابھی سب کچھ ہاتھ سے نہیں گیا اور حیدر آباد و ہندوستان میں مفاہمت کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور پیدا ہو جائیگی - اور غالباً ریاست کی موجودہ وزارت کی برطرفی کے بعد نظام اپنی من مانی کارروائی کرا سکینگے - اس کے برعکس بعض حلقے یہ کہہ رہے ہیں کہ "موجودہ صورت حال کا نتیجہ جنگ اور آویزش ہوگی"۔

دفتر میں کام کرتے کرتے حرکت قلب بند

لکھنؤ ۹ اگست آج شام اخبار پاؤنیر کے سب ایڈیٹر مسٹر جے این حیدرا دفتر میں کام کر رہے تھے کہ دفعتہ ان کی حرکت قلب بند ہو گئی اور وہ اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

سندھ کے دو نئے اضلاع کی تشکیل

کراچی ۹ اگست - صوبہ سندھ سے کراچی کی علیحدگی کے بعد حکومت سندھ نے دو نئے اضلاع ٹاٹا اور ساگھر قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ان دونوں اضلاع کے عارضی ہیڈ کوارٹرز کراچی اور شاہ پور میں ہونگے اس طرح صوبہ سندھ کے کل اضلاع کی تعداد نو تک پہنچ جائے گی۔

قائد اعظم کے نام سری پرکاش کا پیغام عید

کراچی ۹ اگست - پاکستان میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش نے قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کو عید کے موقع پر یہ پیغام بھیجا -

"عید کی اس مبارک تقریب پر میں آپ کو اپنے دل کی انتہائی گہرائیوں سے ہدیہ تبریک بھیجتا ہوں - اور آپ کی مسرت اور صحت کیلئے دعا کرتا ہوں - خدا کرے آپکے عوام خوش رہیں اور حکومت کامیابی کی منازل طے کرتی رہے اور خدا کرے یہ عید تمام انسانیت کو امن و شادمانی سے ہمکنار کرے"

نظام اور رضاکاروں میں اس وقت کوئی فرق نہیں
حکومت ہند کے سرکاری حلقوں کا خیال

نئی دہلی ۹ اگست دہلی کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ نظام اور میر لائق علی کے درمیان کوئی حقیقی اختلاف نہیں - حکومت ہند کو میر لائق علی کے استعفٰی کے منظور کئے جانیکی امید تھی مگر لحظہ بہ لحظہ اُسکی یہ امید ختم ہوتی جا رہی ہے - ایک مبصر نے تو یہاں تک کہا ہے "مذاکرات کو طول دینے کا تماشہ محض اسلئے کھیلا گیا تھا تاکہ ہندوستانی حکومت حیدر آباد کیخلاف اقدام کو تعطل میں ڈالدے - نظام ان مذاکرات کے ذریعہ صرف وقت چاہتے تھے تاکہ اقوام متحدہ میں اپنا مقدمہ پیش کر سکیں - اگر حیدر آباد کا مقدمہ اقوام متحدہ میں پہنچ گیا تو پھر کافی عرصہ تک ہندوستان حیدر آباد کیخلاف فوجی اقدام نہ کر سکیگا میر لائق علی اور انکی کابینہ کے استعفا منظور نہ ہونے کی وجہ سے اس خیال کو مزید تقویت پہنچی ہے - ہندوستانی مبصرین نظام اور رضاکاروں میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتے پاکستان ریڈیو نے میر لائق علی کے استعفاء کی خبر کی تردید کر دی ہے -

حیدر آباد کے معاملہ میں تحمل سے کام لیا جائے
حکومت ہندوستان کو سر مرزا اسمٰعیل کا مشورہ

نئی دہلی ۹ اگست سر مرزا اسمٰعیل نے جو گذشتہ چند دنوں سے حکومت ہندوستان اور حیدر آباد میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کر رہے تھے - اپنے مشن کی ناکامی کی وجوہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حیدر آباد کی مجلس اتحاد المسلمین کے علاوہ کابینہ حیدر آباد کا رویہ بھی سخت نامناسب تھا - سر مرزا اسمٰعیل نے کہا - کہ "مجھے اب بھی توقع ہے کہ ہندوستان اور حیدر آباد اپنے تمام باہمی اختلافات دوستانہ طور پر حل کر لیں گے"۔

سر مرزا نے آخر میں ہندوستانی حکومت کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ حیدر آباد کے بارے میں پورے تحمل سے کام لے اور جلدی میں کوئی قدم نہ اٹھائے -